

بڑی اچھی چیز ہے اُن بیماروں کے لئے حال چسپا نا چاہا مگر انہوں نے پردہ ہی نش کر دیا کہنے لگے کہ تھلا قلب  
 میں ایک عورت کی شبیہ ہے اسکی ناکا ایسی ہے اور آنکھیں ایسی ہیں اور بال ایسے ہیں عرض تمام مہلک بیا  
 کر دیا اسوقت وہ درویش بہت نادم ہوئے اور اقرار کیا کہ بیشک آپ سچ فرماتے ہیں ابتداً بھائی  
 میں مجھے ایک عورت سے عشق ہو گیا ہر وقت اسکے دہیان میں رہنے سے اسکی شبیہ میرے قلب میں آئی  
 ہے اب جب کبھی طبیعت بقرار ہوتی ہے تو انکے بند کر کے اسکو دیکھ لیتا ہوں کچھ سکون ہو جاتا اور طبیعت  
 ٹھیر جاتی ہے مولوی امیر شاہ خان صاحب یہ قصہ بیان کر کے منتظر رہے کہ حضرت کچھ ارشاد فرمادینگے مگر  
 حضرت امام ربانی قدس سرہ نے کچھ بھی جواب دیا سکر خاموش ہو گئے جب کہی مرتبہ مولوی صاحب نے ہاتھ مٹا  
 تب حضرت نے ارشاد فرمایا بھائی یہ کچھ زیادہ غلبہ نہیں ہے کیونکہ آنکھوں کو بند کرنے اور قلب کی طرف  
 متوجہ ہونے کی نوبت پہنچتی تھی میرا حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ برون یہ تعلق رہا ہے کہ  
 بغیر آپکے مشورہ کے میری نشست برخاست نہیں ہوتی حالانکہ حاجی صاحب مکہ میں تھے اور اسکے بعد جانا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تعلق برون رہا ہوا اسکے بعد اسنا فرما کر آپ خاموش ہو گئے کچھ نفرا یا  
 اور دیر تک اسکے سرگن رہے بظاہر ہے کہ قہقہے شانہ کی اجازت کے بغیر نہ حرکت ہوتی ہے یہ سب کچھ  
 امام ربانی قدس سرہ کو حقیقۃً الی وجہ اللہ اعطافاً لہ تم حقیقۃً میں رہے اس وقت میں کہ

انکا سمجھنا بھی مشکل ہے سارے کمالات کا مجموعہ آپ میں یہ کمال تھا کہ آپ شل عام مومنین کے ستر پائا  
 عبدیت ایک بندہ مومن تھے نہ آپ پر اضطراب تھا نہ نینودی نہ سکر تھا نہ تحیر نہ دلہ تھا نہ عاشقانہ سوس  
 اور بیتا بانہ اشتیاق میں ایک اتباع شریعت مصطفویہ کا ہر دم خیال تھا اسی دھن میں آپ متفرق تھے  
 اور اسی مشغلہ میں ہر لحظہ شغوفانہ بطحائی پیغمبر کے پھیلانے ہوئے طریقہ مرضیہ کو آپ نے ایسے مضبوط ہاتھوں  
 سے تھاما تھا کہ دیندار شریع اور محبت شخص سے محبت کرنا اور بدین فاجر اور مخالفت سنت بدعت  
 کو مہجوز سمجھنا آپکا فطری اور طبعی اقتضائیکہ تھا آپکا رُودان رُودان پکار رہا تھا کہ

من دشمنست را دشمنم جو دشمنت باشد کہ | جز آنکہ باد لب سے بود یا غول یا دیوانہ  
 دن کی چگیتی شاموں اور رات کی سنسان کھڑیوں میں جسکی آپکو تلاش رہتی تھی وہ صرف  
 ایک رضائے محبوب تھی جسکا حصول آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبادت و عبادت  
 میں اتباع کرنے پر موقوف سمجھ لیا تھا۔